معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

سب فرقوں میں سے ''اہلسنت وجماعت کے عقائد اور اچھے اعمال'' کے لوگ نکال کر ایک فرقہ بنایا جائے گا، وہی جنت میں جائے گا۔

نوٹ:۔محترم ومکرم محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور کتاب ''حسام الحرمین مع تمہید ایمان'' کے پیرایہ آغاز میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''بریلوی (اہلسنت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کیلئے ایصال ثواب (قل، چہلم، دسواں) عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہ رسالت علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے:

1۔''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔''

(محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس، تالیف 1290ھ-1874ء ص-28)

2۔1304ھ - 1887ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف ''براہین قاطعہ'' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے اسمیں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی

درج ہے کہ ''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے''۔(براہین قاطعہ، ص، 50-49)

3۔ 1319ھ - 1901ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ ''حفظ الایمان'' منظر عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے''۔

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ علماء اہل سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماء دیوبند سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کا صحیح مجمل بیان کیجئے یا پھر توبہ کر کے ان عبارات کو قلم زد کر دیجئے، اس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علمائے دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہین قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد 1320ھ میں ''المعتقد المنتقد'' کے حاشیہ ''المعتمد المستند'' میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بناء پر

فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ہر بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل۔(حسام الحرمین مع تمہید ایمان، ص،8-7)

1324ھ میں امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے "المعتمد المستند" کا وہ حصہ جو فتوٰی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے 35 جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلا شک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایت دین کے سلسلے میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (1324ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المهند علی المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنت وجماعت کے ہیں حالانکہ باعث نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں۔ صدر الافاضل حضرت سید محمد نعیم مراد آبادی قدس سرہ نے "التحقیقات لدفع التلبیسات" لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت از بام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کیلئے علمائے دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک وہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین

کا موید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کیلئے اہلسنت کے مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے متحدہ پاک وہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات ''الصوارم الهندیه'' کے نام سے شائع کر دیں۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان، ص-9)

(محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور)

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ پر الزام

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ تمہید ایمان رسالہ بآیات قرآن میں فرماتے ہیں کہ ''دیوبندی حضرات الزام لگاتے ہیں کہ علمائے اہلسنت یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں اور جواب میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا''جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے۔ رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، الکوکبة الشهابیة فی کفریات ابی الوهابیة، سل السیوف الهندیة علٰی کفریات باباالنجدیة، ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار شائع فرمائے'' اور ''ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ سب کچھ دیکھتے اور اس طائفہ کے پیر سے ناروایات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکمِ کفر و شرک سنتے ہیں بایں ہمہ نہ شدت غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے۔'' ''اسماعیل

دہلوی پر سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے بھی یہی لکھا کہ حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔"

(فتاوی رضویہ جلد 30 صفحہ 353-354)

ایمانی تقاضا

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ نے (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) پر یکدم فتوی نہیں لگایا تھا بلکہ رجسٹری کھینچ کر، درخواست کر کے دیوبندی عالم مولوی اشرف علی تھانوی کو کہا کہ بات کو صاف کر لو، کیوں کہ عوام خراب ہو رہی ہے۔ سب کچھ کیا مگر کوئی جواب نہ آیا، جب کوئی چارہ نہ رہا تو آخر ایمانی تقاضے کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فتوی لگایا۔ جس کو رسالہ "ابحاث اخیرہ" (فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 15 صفحہ 86) میں بیان کیا گیا ہے۔

کفریہ عبارتوں والی کتابوں کے نام

"تقویۃ الایمان وصراط مستقیم و یکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے، اُس پر صدہا وجہ سے لزوم کفر ہے۔ دیکھو سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ، ومتن وشرح الاستمداد اور تحذیر الناس نانوتوی و براہین قاطعہ گنگوہی و حفظ الایمان تھانوی

میں قطعی یقینی اللہ و رسول ﷺ کو گالیاں ہیں اور ان کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

من شك في كفره و عذابه فقد كفر

ترجمہ: جو ان کے کفر و عذاب میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد 21 ص 286)

نوٹ:۔اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے کفریہ عبارتوں اور کافر و مرتد ہونے والوں علماء میں فرق رکھا ہے۔تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم ویکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے،اُس پر صدہا وجہ سے لزومِ کفر ہے مگر اسے کافر نہیں کہا اور یہ چار دیوبندی علماء مولوی محمد قاسم نانوتوی،مولوی رشید احمد گنگوہی،مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر ان کی کفریہ عبارات پر اور پھر نام بنام ان پر کافر ہونے کا فتوٰی لگا۔

کافر ہونے کا مطلب

دیوبندی یا وہابی کا کافر ہونے کا مطلب صرف اور صرف ان عبارات کو ماننے والا ہے چاہے وہ بریلوی ہو وہ کافر ہے اور کسی وجہ سے کسی کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

سوال: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کیا (مولوی محمد قاسم نانوتوی،مولوی رشید احمد گنگوہی،مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) چند کُفریہ عبارات پر کفر کا فتوٰی لگا ہے اور کیا صرف یہی اختلاف ہے؟

جواب: جی ہاں! ان لوگوں کی ساری زندگی عبادت میں گذری ہو گی اور کتابیں بھی ہزاروں ہوں گی مگر ان کفریہ عبارات سے ضروریات دین یعنی نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف تھی اس لئے کافر ہو گئے اور'' کاش یہ

بات اسی وقت طے ہو جاتی'' (فتاوی رضویہ جلد 15 صفحہ 97) تو اتنا بڑا خلا اہلسنت و جماعت میں نہیں پڑھنا تھا۔ ان عبارات کو ماننے والا کافر اور ان عالموں کو مسلمان ماننے والا بھی کافر ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔

سوال: کسی کے بارے میں تحقیق کرنی ہو تو کیسے کرے کہ یہ کفریہ عبارات کو ماننے والا ہے کہ نہیں؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''فتویٰ **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین** نے (کافر اور مسلمان یعنی بریلوی اور دیوبندی کا فرق) بہت آسان کر دیا یہ فتوی پیش کیجیے جو صاحب بکشادہ پیشانی ارشاد علمائے حرمین شریفین کو کہ عین اصل اصول ایمان کے بارے میں ہے اور جس کا خلاف کفر ہے قبول کریں فبہا ورنہ خود ہی کھل جائے گا کہ منہم ہیں''۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 27 صفحہ 579)

''حسام الحرمین منگا لیجیے اور دکھایئے اگر بکشادہ پیشانی تسلیم کرے کہ بے شک علمائے حرمین شریفین کے یہ فتوے حق ہیں تو ثابت ہوگا کہ دیوبندیت کا اس پر کچھ اثر نہیں''۔ (فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 29 صفحہ 211)

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیا کہ ''(عقیدہ پیش امام مسجد کا یہ ہے) میں مذہب اہلسنت و جماعت پر عمل کرتا ہوں، میرا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مقلد ہوں، اللہ عزوجل کی توحید اور جناب رسالتمآب ﷺ کو بعد خدا کے تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ جانتا ہوں۔ کرامات اولیاء و بزرگان دین کا قائل ہوں۔ ایسا امام اگر وہابی (جو فی زمانہ مشہور کر دیے گئے ہیں) کے مدرسہ میں پڑھنے کو چلا جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا ''صورت مسئولہ میں پیش امام موصوف کی امامت بلا شبہ صحیح و درست